کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد پانچ روپیہ وغیر مجلد چار روپیہ شائع کردہ انجمن ترقی اردو (ہند) د

سقراط یونان کا مشہور بلند پایہ فلسفی ہے۔ افلاطون اسی کا شاگرد تھا۔ سقراط کا
تعلیم یہ تھا کہ وہ یونان کی ورزش گاہوں، تفریح خانوں اور اسی قسم کی لوگوں کے جمع ہو
جگہوں پر پہنچ جاتا اور وہاں لوگوں سے بات چیت شروع کر دیتا۔ مختلف چیزوں کی نسبت
پہلے خود سوال کرتا تھا اور جو جواب ملتا تھا اس پر منطقی اصطلاح میں معارضہ یا نقض وارد کرتا
اس طرح جب مجیب لاجواب ہو جاتا تو اب سقراط خود اپنے فلسفیانہ افکار و نظریات کی روشنی
اس چیز کی حقیقت پر مدلل بحث کرتا تھا۔ سقراط نے اپنے فلسفہ اور خیالات کو اسی طرح عوام
پہنچانے کی کوشش کی اور دوسرے فلاسفہ کی طرح کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی۔ سقراط کی حیرت
و عبرت آموز موت کے بعد اس کے تلمیذ رشید افلاطون نے جہاں اور کتابیں لکھیں، مکالمات
افلاطون کے نام سے بھی ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ زیر تبصرہ کتاب اسی کتاب کے آٹھ مکالمات
کا اس کے انگریزی ترجمہ کے واسطے سے اردو ترجمہ ہے۔

ان مکالمات میں افلاطون نے دراصل محبت، نیکی اور علم وغیرہ کے متعلق اپنے
سقراط کے ہی خیالات و افکار کی اسی کے انداز میں ترجمانی کی ہے۔ ترجمہ کی خوبی اور عمدگی
فاضل مترجم کا نام کافی ضمانت ہے۔ ان مکالمات کا خاص امتیاز یہ بھی ہے کہ فلسفیانہ مطالب
آسان اور دلچسپ پیرایۂ بیان میں ادا کئے گئے ہیں۔ جس سے اس زمانہ کے یونانی ادب پر بھی
پڑتی ہے۔ اس بنا پر یہ کتاب گویا فلسفہ کا فلسفہ ہے اور ادب کا ادب۔ ارباب ذوق کے لئے
مطالعہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔

اسلام اور سود | از ڈاکٹر انور اقبال قریشی صدر شعبۂ معاشیات جامعۂ عثمانیہ حیدر آباد دکن
صفحات ۲۴۰۔ ملنے کا پتہ:۔ ادارۂ معاشیات فاطمہ منزل، حمایت نگر۔ حیدر آباد دکن

ڈاکٹر انور اقبال علم المعیشت کے ماہر، جامعہ عثمانیہ کے شعبہ معاشیات کے صدر اور
مسائل پر چند دوسری کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی جدید تصنیف "اسلام اور سود" ہے۔

پر مشتمل ہے۔ سود کے مغربی نظریے، سود کا اسلامی نظریہ، سود اور ربا، اسلام اور بنک کاری، معاشرت پر ربا کے اثرات، معین شرح کے قرضوں کے برے اثرات۔

کتاب اپنی افادیت کے لحاظ سے لائقِ تحسین اور قابلِ مطالعہ ہے۔ اور سب سے اہم اور نمایاں پہلو جو در اصل کتاب کی روح ہے یہ ہے کہ آج تک قدیم و جدید تعلیم یافتہ حضرات یہ سمجھ رہے تھے کہ موجودہ معاشی مسائل میں سود کے لئے ایک خاص جگہ ہے اور لین دین میں اس کی افادیت ظاہر ہے لہذا اسلام اگر سود کو حرام قرار دیتا ہے تو ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اسلام کی جانب سے ایسا دفاع پیش کریں جس سے اس کی مضرت اس کی افادیت سے زیادہ نمایاں نظر آنے لگے۔

علمی حلقہ میں پہلی مرتبہ ڈاکٹر قریشی نے سود کے جدید نظریات کے علمی اور عملی پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے ماہرینِ معاشیاتِ جدید کی آرا اور ان کے فیصلوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ نظامِ معاشی کے ابتدائی دور سے لے کر موجودہ دور تک خود جدید علم المعیشت میں سود کا مفید ہونا غیر طے شدہ امر ہے بلکہ اکثر ماہرین کا رجحان یہ ہے کہ معاشی نظام میں "سود" کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اور وہ یقین کرتے ہیں کہ معاشی ترقیات کا آخری ارتقائی پہلو شرح سود کو صفر تک لے آنے میں کامیاب ہو کر رہے گا۔ بلاشبہ مصنف کی یہ کاوش مستحق تحسین و تبریک ہے اور اس بحث نے کتاب کی افادیت کو دوبالا کر دیا ہے۔

البتہ "سود کا اسلامی نظریہ" اور "سود اور ربا" کے زیرِ عنوان جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اپنی افادیت کے باوجود تشنہ ہے۔ سود کے متعلق اسلامی نظریہ کی وضاحت کے لئے ازبس ضروری ہے کہ آیاتِ قرآنی اور احادیثِ صحیحہ متعلقہ حرمتِ سود کے تمام اطراف و جوانب کو روشنی میں لایا جائے اور پھر یہ ثابت کیا جائے کہ سود سے متعلق اسلام کا دور رس فیصلہ نظامِ معاشیات کی بہتری کے لئے کس درجہ صحیح اور مبنی بر حقیقت ہے۔